فیضانِ مَدَنی مُذاکرہ (قسط:20)

قُطبِ عالَم کی عجیب کرامت

(مع دیگر دِلچسپ سُوال جواب)

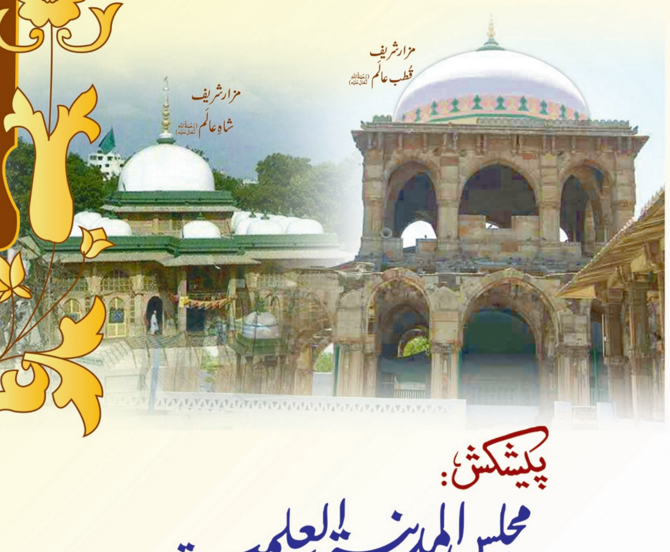

یہ رِسالہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مدنی مذاکرہ نمبر 9 کے مواد سمیت المدینۃ العلمیہ کے شعبے "فیضانِ مدنی مذاکرہ" نے نئی ترتیب اور کثیر نئے مواد کے ساتھ تیار کیا ہے۔

پیشکش:

مجلس المدینۃ العلمیۃ

(دعوتِ اسلامی)

مکتبۃ المدینہ
MAKTABA TUL MADINAH

پہلے اِسے پڑھ لیجیے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے بانی، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے مخصوص انداز میں سنتوں بھرے بیانات، عِلم و حکمت سے معمور مَدَنی مذاکرات اور اپنے تربیت یافتہ مبلغین کے ذَریعے تھوڑے ہی عرصے میں لاکھوں مسلمانوں کے دلوں میں مدنی انقلاب برپا کر دیا ہے، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی صحبت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے کثیر اسلامی بھائی وقتاً فوقتاً مختلف مقامات پر ہونے والے مَدَنی مذاکرات میں مختلف قسم کے موضوعات مثلاً عقائد و اعمال، فضائل و مناقب، شریعت و طریقت، تاریخ و سیرت، سائنس و طِب، اخلاقیات و اِسلامی معلومات، روزمرہ معاملات اور دیگر بہت سے موضوعات سے متعلق سُوالات کرتے ہیں اور شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ انہیں حکمت آموز اور عشقِ رسول میں ڈوبے ہوئے جوابات سے نوازتے ہیں۔

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ان عطاکردہ دلچسپ اور علم و حکمت سے لبریز مَدَنی پھولوں کی خوشبوؤں سے دنیا بھر کے مسلمانوں کو مہکانے کے مقدّس جذبے کے تحت المدینۃ العلمیہ کا شعبہ **"فیضانِ مدنی مذاکرہ"** ان مَدَنی مذاکرات کو کافی ترامیم و اضافوں کے ساتھ **"فیضانِ مدنی مذاکرہ"** کے نام سے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ ان تحریری گلدستوں کا مطالعہ کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عقائد و اعمال اور ظاہر و باطن کی اصلاح، محبتِ الٰہی و عشقِ رسول کی لازوال دولت کے ساتھ ساتھ مزید حصولِ علمِ دین کا جذبہ بھی بیدار ہو گا۔

اِس رسالے میں جو بھی خوبیاں ہیں یقیناً ربِّ رحیم عَزَّوَجَلَّ اور اس کے محبوبِ کریم صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عطاؤں، اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی عنایتوں اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی شفقتوں اور پُرخُلوص دعاؤں کا نتیجہ ہیں اور خامیاں ہوں تو اس میں ہماری غیر ارادی کوتاہی کا دخل ہے۔

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ
(شعبہ فیضانِ مَدَنی مُذاکرہ)
۵ جمادی الآخر ۱۴۳۸ھ / 05مارچ 2017ء

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

قُطبِ عالَم کی عجیب کرامت

(مع دِیگر دِلچسپ سُوال جواب)

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۴۰ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے
اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

رحمتِ عالمیان، مکّی مَدَنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جو قوم کسی مجلس میں بیٹھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر اور نبی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرُود شریف نہ پڑھے وہ قِیامت کے دِن جب اِس کی جزا دیکھیں گے تو اُن پر حسرت طاری ہوگی، اگرچہ جنَّت میں داخِل ہو جائیں۔ (1)

پڑھتا رہوں کثرت سے دُرُود اُن پہ سدا مَیں
اور ذِکر کا بھی شوق پئے غوث و رضا دے (وسائلِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مسجد کے دائیں کونے میں دو مُعَلَّق تخت

سُوال: مدینۃُ الْاَولیا احمد آباد (ہند) میں ۲۸، ۲۹، ۳۰ رَجَبُ الْمُرَجَّب ۱۴۱۸ھ مطابق مدینہ

1 ...... مسندِ امام احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/ ۴۸۹، حدیث: ۹۹۷۲ دار الفکر بیروت

www.dawateislami.net

28،29،30 نومبر 1997ء کو دعوتِ اسلامی کا عظیمُ الشان تین روزہ سنّتوں بھرا اِجتماع ہوا۔ اِس اِجتماع میں شرکت کے لیے ہمارا مدنی قافلہ شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ہمراہ ۲۶ رَجبُ الْمُرَجَّب بروز بدھ بابُ المدینہ (کراچی) سے بمبئی پہنچا۔ ائیرپورٹ سے سیدھے ماہِم شریف میں حضرتِ سیّد مخدومِ ماہِم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مَزار پر حاضری دی پھر ساحِلِ سَمُندر پہنچ کر حضرتِ قبلہ حاجی علی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے مَزار شریف پر حاضری دی۔ ۲۷ رَجبُ الْمُرَجَّب کی صبح احمد آباد شریف کے ہوائی اَڈّہ پر شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا شاندار اِستقبال ہوا۔ ائیرپورٹ سے براہِ راست یہاں کے مشہور بُزرگ حضرت قبلہ سیّد شاہِ عالَم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دَرگاہ پر حاضری ہوئی، مَزارِ پاک سے ملحقہ مسجد میں قافلہ نے نمازِ اِشراق وچاشت ادا کی، مسجد کے دائیں کونے میں دو تخت مُعَلَّق تھے ان میں جو بڑا تخت تھا اُس کے نیچے شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بیٹھ گئے۔ حاضِرین بھی وہیں جمع ہو گئے۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے جب دُعا کروانا چاہی تو شہزادۂ عطّار حضرت مولانا اَلحاج ابو اُسید، عبید رضا عطّاری المدنی مدَّ ظِلُّہُ الْعَالِی نے عرض کی کہ دُعا سے قبل اِن دونوں تختوں کے بارے میں کچھ بتا دیجیے۔

جواب: (شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ان دونوں تختوں کے مسجد کے دائیں کونے

www.dawateislami.net

میں مُعَلَّق ہونے کے متعلق اِرشاد فرمایا کہ) حضرتِ سیِّدُنا شاہِ عالَم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ بَہُت بڑے عالِمِ دِین اور پائے کے وَلِیُّ اللہ تھے۔ آپ نہایت ہی لگن کے ساتھ علمِ دِین کی تعلیم دیتے تھے۔ ایک بار بیمار ہو کر صاحبِ فِراش ہوگئے اور پڑھانے کی چھٹیاں ہوگئیں۔ جس کا آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بے حد افسوس تھا۔ تقریباً چالیس دن کے بعد صحّت یاب ہوئے اور مدرَسے میں تشریف لا کر حسبِ معمول اپنے تخت پر تشریف فرما ہوئے۔ چالیس دن پہلے جہاں سبق چھوڑا تھا وہیں سے پڑھانا شروع کیا۔ طلبا نے متعجب ہو کر عرض کی: حُضُور! آپ نے یہ مضمون تو بَہُت پہلے پڑھا دیا ہے۔ گزشتہ کل تو آپ نے فُلاں سبق پڑھایا تھا! یہ سُن کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فورًا مُراقِب ہوئے۔ اُسی وقت سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت ہوئی۔ سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لبہائے مُبارَکہ سے مشکبار پھول جھڑنے لگے اور اَلفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: **”شاہِ عالَم! تمہیں اپنے اَسباق رہ جانے کا بَہُت افسوس تھا لہٰذا تمہاری جگہ تمہاری صورت میں تخت پر بیٹھ کر میں روزانہ سبق پڑھا دیا کرتا تھا۔“** جس تخت پر سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف فرما ہوا کرتے تھے اب اُس پر حضرتِ قبلہ شاہِ عالَم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کس طرح بیٹھ سکتے تھے لہٰذا آپ فورًا تخت پر سے اُٹھ گئے۔ تخت کو یہاں مسجد میں مُعَلَّق کر دیا گیا۔ اس کے بعد حضرتِ شاہِ عالَم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے لیے

www.dawateislami.net

دوسرا تخت بنایا گیا آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے وِصال کے بعد اُس تخت کو بھی یہاں مُعَلَّق کر دیا گیا۔

یہاں دُعا کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اس مقام پر دُعا قبول ہوتی ہے۔ پیرِ طریقت حضرتِ علّامہ مولانا قاری محمد مُصلح الدِّین صِدِّیقی قادِری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو میں نے فرماتے سنا ہے: مُصنِّفِ بہارِ شریعت، صَدْرُ الشَّریعہ، بَدْرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے ہمراہ مجھے احمد آباد شریف میں حضرت سیِّد شاہِ عالَم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے دربار میں حاضری کی سعادت حاصِل ہوئی ان دونوں تختوں کے نیچے حاضر ہوئے اور اپنے اپنے دِل کی دُعائیں کر کے جب فارِغ ہوئے تو میں نے اپنے پیر و مرشِد حضرتِ صَدْرُ الشَّریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے عرض کی: حُضُور! آپ نے کیا دُعا مانگی؟ فرمایا: ”ہر سال حج نصیب ہونے کی۔“ میں سمجھا حضرت کی دُعا کا مَنشا یہی ہو گا کہ جب تک زندہ رہوں حج کی سعادت ملے۔ لیکن یہ دُعا بھی خوب قبول ہوئی کہ اُسی سال حج کا قصد فرمایا۔ سفینۂ مدینہ میں سوار ہونے کے لیے اپنے وطن ضِلع اعظم گڑھ قصبہ گھوسی سے بمبئی تشریف لائے۔ یہاں آپ کو نُمونیہ ہو گیا اور سفینے میں سُوار ہونے سے قبل ہی آپ وفات پا گئے۔

مدینے کا مُسافر ہند سے پہنچا مدینے میں
قدم رکھنے کی بھی نوبت نہ آئی تھی سفینے میں

www.dawateislami.net

وہ دُعا کچھ ایسی قبول ہوئی کہ آپ اِنْ شَآءَ الله عَزَّوَجَلَّ قِیامت تک حج کا ثواب حاصِل کرتے رہیں گے۔ خود صَدْرُ الشَّرِیعہ، بَدْرُ الطَّرِیقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْقَوِی نے اپنی مشہورِ زمانہ کتاب ''بہارِ شریعت'' حصّہ 6 صفحہ 1034 پر یہ حدیثِ پاک نقل فرمائی ہے کہ رسولُ الله صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جو حج کے لیے نکلا اور فوت ہو گیا تو قِیامت تک اُس کے لیے حج کا ثواب لکھا جائے گا اور جو عمرہ کے لیے نکلا اور فوت ہو گیا اُس کے لیے قِیامت تک عمرہ کرنے کا ثواب لکھا جائے گا اور جو جہاد میں گیا اور فوت ہو گیا اس کے لیے قِیامت تک غازی کا ثواب لکھا جائے گا۔[1]

قُطبِ عالَم کی عجیب کرامت

احمد آباد (ہند) ہی میں ''وٹوا'' کے مقام پر حضرتِ سیِّدی قُطبِ عالَم رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے مَزار پر بھی حاضِری کا شرف حاصِل ہوا۔ وہاں اینٹ نُما ایک عجیب و غریب چیز ہے جس کا بعض حصّہ پتھر، بعض لوہا، بعض لکڑی ہے جبکہ کچھ حصّہ وہ ہے جسے آج تک شناخت نہیں کیا جا سکا۔ اس ضِمن میں حضرتِ سیِّدی قُطبِ عالَم رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی یہ کرامت مشہور ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ تہجد کے لیے اُٹھے اور طہارت کی غرض سے اپنے حُجرۂ مبارکہ سے باہر تشریف لائے اندھیرے میں آپ کا مبارَک پاؤں کسی چیز سے ٹکرایا۔ آپ

مدینہ

1 ...... الترغیب والترھیب، کتاب الحج، الترغیب فی الحج والعمرۃ، ۲/۷۹، حدیث: ۱۸، دار الفکر بیروت

www.dawateislami.net

نے جھک کر اُس کو ٹٹولتے ہوئے فرمایا: ”پتھر ہے! لکڑی ہے! لوہا ہے! نہ جانے کیا ہے؟“ جہاں جہاں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا دَستِ مبارَک لگتے ہوئے جو جو اَلفاظ زبانِ اَقدس سے نکلے وہ چیز وُہی بنتی گئی اور جہاں ہاتھ مبارَک رکھتے ہوئے فرمایا: ”نہ جانے کیا ہے؟“ وہ حصّہ ایسی چیز بن گیا کہ سائنسدان تجربات کرنے کے باوُجود بھی اُس حصّے کو کوئی نام نہ دے سکے۔ لوگ اپنی مُراد ذِہن میں رکھتے ہوئے دونوں ہاتھوں سے اُس اینٹ نُما شَے کو اُٹھاتے ہیں۔ کہا جاتا ہے اگر مُراد بر آنی ہو تو وہ شے بآسانی اُوپر تک اُٹھ جاتی ہے ورنہ نہیں۔ میں نے بھی اُسے اُوپر اُٹھا لیا تھا اور میری یہ نیّت تھی کہ مجھے اس سال حج کرنا ہے۔ چونکہ میں اسے اُٹھانے میں کامیاب رہا اس لیے میں نے کہا اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اسی سال حج نصیب ہو گا اور ظاہِر ہے حج کرنا ہے تو اس سے پہلے موت بھی نہیں آئے گی تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسی سال ۱۴۱۸ھ میں حج اور زیارتِ مدینۂ منوّرہ کی سعادت مل گئی۔

تمہارے مُنہ سے جو نکلی وہ بات ہو کے رہی
کہا جو دن کو کہ شب ہے تو رات ہو کے رہی

فاسقِ مُعلِن کو عملیات کی وجہ سے ولی کہنا کیسا؟

سُوال: کئی عامِلین فاسقِ مُعلِن ہوتے ہیں، نمازوں کی پابندی اور جماعت وغیرہ کا اِہتمام بالکل نہیں کرتے مگر ان کے عملیات سے بعض لاعلاج مریض بھی صحتیاب ہو

www.dawateislami.net

جاتے ہیں، جس کی وجہ سے لوگ انہیں ولی سمجھنے اور کہنے لگتے ہیں۔ کیا ان کا ایسا کہنا دُرُست ہے؟

جواب: لاعلاج مریضوں کا علاج کر دینے سے کوئی ولی یا بزرگ نہیں بن جاتا، اگر ایسا ہو تو پھر ڈِسپرین(Disprine) کی گولی بھی "ولی" ہے! جی ہاں، دردِ سر ہو تو کھانے کے بعد ایک یا دو ٹِکیہ لے لینے سے عموماً آرام آجاتا ہے۔ اسی طرح وہ غیر مسلم ڈاکٹر جو نہ جانے کتنے ہی مایوس لاعلاج مریضوں کا کامیاب علاج کر دیتے ہیں تو کیا وہ سب "ولی" ہیں؟ جی نہیں۔ شِفا دَراصل مِنجانِب اللہ ہے اب اس کا سبب کوئی ڈاکٹر بنے یا عامِل۔

قدرت کا نِظام بھی کیا خوب ہے! "مریض جب دَوا اِستِعمال کرتا ہے دَوا اور مرض کے درمیان ایک فِرِشتہ حائل ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے مریض ٹھیک نہیں ہو پاتا اور جب اللہ عَزَّوَجَلَّ شِفا دینا چاہتا ہے تو فِرِشتہ حائل نہیں ہوتا لہٰذا دَوا مَرض تک پہنچ جاتی ہے اور بحکمِ خُداوندی شِفا مل جاتی ہے۔"[1] اور نام پھر دَوا، ڈاکٹر یا عامِل کا ہو جاتا ہے۔ بہر حال خَوارِق (یعنی خلافِ عادت باتوں) کا ظہور مثلاً پانی پر چلنا، ہوا میں اُڑنا اور کسی جان لیوا بیماری یا پریشانی کو دُور کر دینا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں مقبول ہونے کی علامت نہیں بلکہ قبولیت کا دارو مدار تو شریعت و سُنَّت کو مضبوطی کے ساتھ تھامنے اور اس کی مکمل پاسداری کرنے

مدینہ

1 ...... مرقاۃ المفاتیح، کتاب الطب والرقی، ۸/۲۸۹، تحت الحدیث: ۴۵۱۵، ملخصًا دار الفکر بیروت

www.dawateislami.net

میں ہے چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فتاویٰ رضویہ جلد 21 صفحہ 546 پر حضرتِ سیِّدُنا شیخ الشُّیوخ اَبُوحَفْص عمر بن محمد سُہر وردی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کا فرمان نقل فرماتے ہیں: ہمارا عقیدہ ہے کہ جس کے لئے اور اس کے ہاتھ پر خَوارِقِ عادات (یعنی خلافِ عادت باتیں) ظاہر ہوں اور وہ احکامِ شریعت کا پورا پابند نہ ہو وہ شخص زِندِیق (یعنی بے دین) ہے اور وہ خَوارِق (یعنی خلافِ عادت یا عقل میں نہ آنے والی بات) کہ اس کے ہاتھ پر ظاہر ہوں مکر (دھوکا) واِستدراج ہیں۔ [1]

اس قسم کی بہت سی خلافِ عادت اور عقل میں نہ آنے والی باتیں نَمرود سے بھی ظاہر ہوئی ہیں چنانچہ تفسیرِ نعیمی میں ہے: نَمرود کے زمانہ میں تانبے کی ایک بسط تھی جس وقت کوئی جاسوس یا چور اس شہر میں آتا تو اس بسط سے آواز نکلتی جس سے وہ پکڑا جاتا۔ **ایک نقارہ** تھا کہ جب کسی کی کوئی چیز گم ہو جاتی اس میں چوب مارتے نقارہ اس چیز کا پتہ دیتا۔ **ایک آئینہ** تھا جس سے غائب شخص کا حال معلوم ہوتا تھا، جب کبھی اس آئینہ میں نظر کی وہ غائب آدمی اس کا شہر اور قیام گاہ اس میں نمودار ہوگئی۔ نَمرود کے دروازے پر **ایک درخت** تھا جس کے سایہ میں دَرباری لوگ بیٹھتے تھے جُوں جُوں آدمی بڑھتے جاتے اس کا سایہ پھیلتا

مدینہ

1 ...... بے باک فجار یا کفار سے جو خلافِ عادت بات ان کے موافق ظاہر ہو اس کو اِستدراج کہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت، ۱/۵۸، حصّہ ۱: مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

www.dawateislami.net

جاتا تھا۔ ایک لاکھ آدمی تک سایہ پھیلتا رہتا تھا، اگر لاکھ سے ایک بھی زیادہ ہو جاتا سارے دھوپ میں آجاتے۔ ایک حوض تھا جس سے مقدمات کا فیصلہ ہوتا تھا مُدَّعِی اور مُدَّعٰی عَلَیْہ (دعویٰ کرنے والا اور جس پر دعویٰ کیا گیا دونوں) باری باری اس میں گھستے جو سچا ہوتا اس کے ناف کے نیچے پانی رہتا تھا اور جو جھوٹا ہوتا اس میں غوطہ کھاتا تھا، اگر فوراً توبہ کرلیتا تو بچ جاتا ورنہ ہلاک ہو جاتا اس قسم کی طِلِسْمات (یعنی جادو) پر اس نے دعوئ خدائی کر دیا تھا۔[1] اس قسم کی خلافِ عادت باتیں ظاہر ہونے سے اگر کوئی ولی بن جاتا تو نَمرود بھی ولی ہوتا لیکن قرآنِ کریم نے اسے ولی نہیں بلکہ کافر کہا چنانچہ پارہ 3 سورۃُ البقرہ کی آیت نمبر 258 میں اِرشادِ ربّ العباد ہے: ﴿ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِیْ رَبِّهٖۤ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَۘ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّیَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُۙ قَالَ اَنَا اُحْیٖ وَ اُمِیْتُؕ قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ یَاْتِیْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِیْ كَفَرَؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۲۵۸﴾ ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اے محبوب کیا تم نے نہ دیکھا تھا اسے جو ابراہیم سے جھگڑا اس کے رب کے بارے میں اس پر کہ اللہ نے اسے بادشاہی دی جب کہ ابراہیم نے کہا کہ میرا رب وہ ہے کہ جِلاتا (یعنی زندہ کرتا) اور مارتا ہے بولا میں جِلاتا اور مارتا ہوں ابراہیم نے فرمایا تو اللہ سورج کو لاتا ہے پورب (مشرق) سے تو اس کو پچھم (مغرب) سے لے آ تو ہوش اُڑ گئے کافر (یعنی نَمرود) کے اور اللہ راہ نہیں دکھاتا ظالموں کو۔

مدینہ

[1] ...... تفسیرِ نعیمی، پ ۱، البقرہ، تحت الآیۃ: ۱۰۲، ۱/ ۵۱۹ مکتبہ اسلامیہ مرکز الاولیا لاہور

www.dawateislami.net

ولی ہونے کے لیے ایمان و تقویٰ شرط ہے

سُوال: کیا ولی ہونے کے لیے کرامت شرط ہے؟

جواب: ولی ہونے کے لیے کرامت شرط نہیں بلکہ ایمان اور تقویٰ شرط ہے جیسا کہ پارہ 11 سورۂ یونس کی آیت نمبر 63 میں خُدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

﴿الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا یَتَّقُوْنَؕ۶۳﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: "(اولیا) وہ جو ایمان لائے اور پرہیز گاری کرتے ہیں۔" اسی طرح پارہ 9 سورۃُ الْاَنفال کی آیت نمبر 34 میں اِرشاد ہوتا ہے:

﴿اِنْ اَوْلِیَآؤُهٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اس کے اولیاء تو پرہیز گار ہی ہیں۔

اِس آیتِ مُبارَکہ کے تحت مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: کوئی کافر یا فاسق اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کا ولی نہیں ہو سکتا۔ ولایتِ الٰہی ایمان و تقویٰ سے مُیَسَّر ہوتی ہے۔[1] معلوم ہوا کہ ولی کے لیے کرامت کا ہونا شرط نہیں بے شمار ایسے اَولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام گزرے ہیں جن سے ایک کرامت بھی منقول نہیں، اگر کسی نے ان سے کرامت کا مُطالبہ کیا بھی تو انہوں نے عاجزی و اِنکساری کا مُظاہرہ کرتے ہوئے اپنے آپ کو گناہ گار ظاہر فرمایا جیسا کہ "حضرت خواجہ شیخ بہاؤ الحق والدِّین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کہ سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کے امام ہیں۔ آپ سے کسی نے عرض کی کہ حضرت تمام اَولیاء سے کرامتیں ظاہر ہوتی ہیں، حضور سے بھی کوئی کرامت دیکھیں!

مدینہ

1 ...... تفسیرِ نعیمی، پ۹، الانفال، تحت الآیۃ:۳۴، ۵۴۳/۹

www.dawateislami.net

فرمایا: اس سے بڑی اور کیا کرامت ہے کہ اتنا بڑا بھاری بوجھ گناہوں کا سر پر ہے اور زمین میں دھنس نہیں جاتا۔"[1]

اَلبتہ جہاں حاجت دَرپیش ہو وہاں بھی شہرت یا لذّتِ نفس کے لیے نہیں بلکہ مسلمانوں کے قُلوب و ایمان کی تقویت اور مشرکین و منکرین کو جواب دینے کی غرض سے کرامت کا اِظہار کرتے ہیں جیسا کہ ایک بدعقیدہ بادشاہ نے ایک بُزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ان کے رُفقا سمیت گرِفتار کر لیا اور کہا کہ کرامت دکھاؤ ورنہ آپ کو ساتھیوں سمیت شہید کر دیا جائے گا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُونٹ کی مینگنیوں کی طرف اِشارہ کرکے فرمایا کہ انہیں اُٹھالاؤ اور دیکھو کہ وہ کیا ہیں؟ جب لوگوں نے انہیں اُٹھا کر دیکھا تو وہ خالِص سونے کے ٹکڑے تھے۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک خالی پیالے کو اُٹھا کر گھمایا اور اَوندھا کرکے بادشاہ کو دیا تو وہ پانی سے بھرا ہوا تھا اور اوندھا ہونے کے باوُجُود اُس میں سے ایک قطرہ بھی پانی نہیں گرا۔ یہ دو کرامتیں دیکھ کر بدعقیدہ بادشاہ کہنے لگا کہ یہ سب نَظر بندی اور جادو ہے۔ پھر بادشاہ نے آگ جلانے کا حکم دیا۔ جب آگ کے شُعلے بُلند ہوئے تو وہ بُزرگ اپنے رُفقا سمیت آگ میں کود پڑے اور ساتھ میں بادشاہ کے چھوٹے سے شہزادے کو بھی لے گئے، بادشاہ اپنے بچے کو آگ میں جاتا دیکھ کر اُس کے فِراق میں بے چین ہو گیا، کچھ دیر کے بعد ننھے

مدینہ

1 ...... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۴۴۳، حِصّہ: چہارم مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

شہزادے کو اس حال میں بادشاہ کی گود میں ڈال دیا گیا کہ اس کے ایک ہاتھ میں سیب اور دوسرے ہاتھ میں انار تھا۔ بادشاہ نے پوچھا: بیٹا! تم کہاں چلے گئے تھے؟ تو اُس نے کہا: میں ایک باغ میں تھا۔ یہ دیکھ کر ظالم و بد عقیدہ بادشاہ کے درباری کہنے لگے اس کام کی کوئی حقیقت نہیں یہ جادو ہے۔ بادشاہ نے کہا: اگر تم یہ زَہر کا پیالہ پی لو تو میں تمہیں سچّا مان لوں گا۔ اُن بزرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بار بار زَہر کا پیالہ پیا، ہر مرتبہ زَہر کے اَثر سے اُن کے فقط کپڑے پھٹتے رہے مگر اُن کی ذات پر زَہر کا کوئی اَثر نہیں ہوا۔[1]-[2]

کرامات کا ظہور خاتمہ بالاِیمان کے لیے سَنَد نہیں

سُوال: کیا کرامات دِکھانے والے کا اِیمان محفوظ ہو جاتا ہے؟

جواب: کرامات کا ظہور ولی بننے اور خاتمہ بِالْخَیر ہونے کے لیے کوئی سَنَد نہیں، بہت سے کرامات دِکھانے والے نفس و شیطان کے بہکاوے میں آکر اپنے اِیمان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا علّامہ احمد بن محمد صاوی مالکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: بَلْعَم بِن باعوراء کو اِسمِ اَعظم کا علم تھا وہ اس کے ساتھ جو بھی دُعا کرتا قبول ہوتی۔ اس کی روحانیت کا یہ عالَم تھا کہ اپنی جگہ بیٹھ کر عرشِ اعظم کو دیکھ لیتا تھا۔ اس کی دَرسگاہ میں طالب علموں کی دواتیں بارہ ہزار تھیں۔

مدینہ

1 ...... حُجَّۃُ اللہِ عَلَی الْعٰلَمِین، ص ۶۱۰، مُلخّصاً مرکز اھلسنّت برکاتِ رضا ھند

2 ...... مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ 36 صفحات پر مشتمل رسالے "وَلِیُّ اللہ کی پہچان" کا مطالعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

(آخِرِ کار شیطان کے بہکاوے میں آ کر وہ گمراہ ہو کر کفر کی موت مر گیا۔)[1]

تفسیرِ روحُ البیان میں ہے: بعض اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تُو نے بَلْعَم بن باعوراء کو اِتنی کرامتیں عطا فرما کر پھر اس کو کیوں اس قعرِ مَذلّت (یعنی ذِلّت کے گڑھے) میں گِرا دیا؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِرشاد فرمایا: اس نے کبھی میری نعمتوں کا شکر ادا نہیں کیا۔ اگر وہ شکر گزار ہوتا تو میں اس کی کرامتوں کو سَلب کر کے اس کو دونوں جہاں میں اس طرح ذَلیل و خوار اور خائِب و خاسِر نہ کرتا۔[2]

خاتِمہ بِالخیر ہو میرا مدینے میں اگر
بال بال اُٹھّے پکار اپنا، خدایا شکریہ (وسائلِ بخشش)

اَورادِ عطّاریہ کی مدنی بہار

سُوال: ایک اسلامی بھائی نے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بارگاہ میں عرض کی: میرے گھر میں اُمّید سے ہیں مگر بچہ ٹیڑھا ہے ڈاکٹر آپریشن کا کہہ رہے ہیں، تکلیف بَہُت ہو رہی ہے، دُعا فرما دیجیے۔

جواب: (شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) اللہ عَزَّوَجَلَّ آسانی فرمائے۔ گھر والوں سے کہیں کہ سُوْرَۂ اِنْشِقَاق کی اِبتدائی پانچ آیات تین بار، اوّل و

مدینہ

1 ...... تفسیرِ صاوی، پ۹، الاعراف، تحت الآیۃ: ۱۷۵، ۲/۷۲۷ دار الفکر بیروت

2 ...... روح البیان، پ۸، الاعراف، تحت الآیۃ: ۱۰، ۳/۱۳۹ دار احیاء التراث العربی بیروت

www.dawateislami.net

آخِر تین مرتبہ دُرُود شریف پڑھیں ہر بار شروع میں "بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم" پڑھیں اور پڑھ کر پانی پر دَم کر کے پی لیں۔ روزانہ یہ عمل کرتی رہیں اور وقتاً فوقتاً ان آیات کا وِرد بھی کرتی رہیں۔ آپ بھی پانی دَم کر کے انہیں دے سکتے ہیں اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بچہ سیدھا ہو جائے گا۔ دَرْدِزِہ کے لیے بھی یہ عمل مُفید ہے۔[1] کچھ دِنوں کے بعد ان اسلامی بھائی نے بتایا کہ ایک ہی دن اس طرح دَم کیا ہوا پانی پلانے سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آرام ہو گیا، بچّہ بھی سیدھا ہو گیا اور اب آپریشن کا خطرہ بھی ٹل چکا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی نے مسلمانوں کی اِصلاح اور خیر خواہی کے جذبے کے تحت جہاں بے شمار مجالس قائم کی ہیں وہاں دُکھیارے اور غم کے مارے اسلامی بھائیوں کے لیے ایک مجلس بنام "مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ" بھی بنائی ہے جس کے تحت دُکھیارے مسلمانوں کا تعویذات کے ذَریعے فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہ عِلاج کیا جاتا ہے۔ روزانہ ہزاروں مسلمان اس سے مُسْتَفِیض ہوتے ہیں۔ تعویذات کے طلبگار اسلامی بھائیوں کو چاہیے کہ وہ اپنے شہر میں ہونے والے سنّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت فرمائیں اور

مدینہ

[1] ...... مدنی اِلتجا: کوئی بھی وِرد وَظیفہ شروع کرنے سے قبل حُضور غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کے ایصالِ ثواب کے لیے کم از کم گیارہ روپے کی نیاز اور کام ہو جانے کی صورت میں کم از کم پچیس روپے کی نیاز امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کے ایصالِ ثواب کے لیے تقسیم کیجیے۔ مذکورہ رقم سے دِینی کتب و رَسائل بھی خرید کر تقسیم کیے جا سکتے ہیں۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

تعویذاتِ عطاریہ کے بستے (اسٹال) سے تعویذات بھی حاصل کریں۔

سر یا چہرے پر تھپڑ مارنا کیسا؟

سُوال: ضَرورتاً کسی کو سر یا چہرے پر تھپڑ وغیرہ مارنا کیسا ہے؟

جواب: سَر یا چہرے پر تھپڑ وغیرہ مارنے کی کسی کو بھی شرعاً اِجازت نہیں۔ جن جن کو بغرضِ اِصلاح دوسروں کو مارنے کی اجازت ہے تو وہ بھی سر یا چہرے پر اور ضربِ شدید کے ساتھ نہیں مار سکتے۔ انسان تو انسان جانور کے سر اور چہرے پر مارنے کی بھی مُمانَعت ہے چنانچہ رَدُّالمحتار میں ہے: بِلا وجہ جانور کو نہ مارے اور سر یا چہرہ پر کسی حالت میں ہرگز نہ مارے کہ یہ بِالْاِجماع (یعنی بِالْاِتفاق) ناجائز ہے۔ جانور پر ظلم کرنا ذِمّی کافر[1] پر ظلم کرنے سے زیادہ بُرا ہے اور ذِمّی پر ظلم کرنا مسلم پر ظلم کرنے سے بھی بُرا ہے کیونکہ جانور کا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سِوا کوئی مددگار نہیں اس غریب جانور کو اس ظلم سے کون بچائے۔[2] اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں ظلم و ستم سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم[3]

---

1 ...... ذِمّی: اس کافر کو کہتے ہیں جس کے جان و مال کی حفاظت کا بادشاہِ اسلام نے جزیہ کے بدلے ذِمّہ لیا ہو۔ (فتاویٰ فیض الرسول، ۱/ ۵۰۱ شبیر برادرز مرکز الاولیا لاہور)

2 ...... ردالمحتار، کتاب الحظر و الاباحة، ۹/ ٦٦٢ دار المعرفه بیروت

3 ...... مزید تفصیلات جاننے کے لیے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے "ظلم کا انجام" کا مطالعہ کیجیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ظلم سے بچنے کا ذہن بنے گا۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

ہمیشہ ہاتھ بھلائی کے واسطے اُٹھیں
بچانا ظلم و ستم سے مجھے سَدا یاربّ
رہیں بھلائی کی راہوں میں گامزن ہر دَم
کریں نہ رُخ مرے پاؤں گناہ کا یاربّ (وسائلِ بخشش)

وَلدیت تبدیل کرنے کا حکم

سُوال: جو جان بُوجھ کر اپنے آپ کو اپنے والِد کے بجائے کسی اور کا بیٹا بتائے، اُس کے لیے شرعاً کیا حکم ہے؟

جواب: اپنے حقیقی باپ کو چھوڑ کر کسی دوسرے کو اپنا باپ بتانا یا اپنے خاندان و نَسَب کو چھوڑ کر کسی دوسرے خاندان سے اپنا نَسَب جوڑنا ناجائز و حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے چنانچہ نبیوں کے سلطان، رَحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جس شخص نے یہ جانتے ہوئے کہ فُلاں شخص میرا حقیقی باپ نہیں ہے پھر بھی اس کی طرف اپنی نسبت کی تو اس پر جنَّت حرام ہے۔[1] ایک اور حدیثِ پاک میں اِرشاد فرمایا: جو کوئی اپنے باپ کے سِوا کسی دوسرے کی طرف اپنے آپ کو مَنْسُوب کرنے کا دعویٰ کرے یا کسی غیر والی (یعنی اپنے آقا کے علاوہ کسی اور) کی طرف اپنے آپ کو مَنْسُوب کرے تو اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے

مدینہ

1 ...... بخاری، کتاب الفرائض، باب من ادعی... الخ، ۴/۳۲۶، حدیث: ۶۷۶۶ دار الکتب العلمیہ بیروت

www.dawateislami.net

قیامت کے دن فرائض اور نوافِل قبول نہیں فرمائے گا۔[1]

شادی کارڈ میں قصداً کسی اور کا نام بطورِ باپ لکھنا کیسا؟

سُوال: ماں کو طَلاق دے دینے والے باپ کے بجائے شادی کارڈ وغیرہ میں کسی اور کا نام بطورِ باپ لکھ سکتے ہیں؟

جواب: نسب کا دار و مدار وَلدیت پر ہوتا ہے اس لیے ہر جگہ حقیقی باپ ہی کا نام لکھا اور بولا جائے۔ اپنے باپ کے عِلاوہ کسی دوسرے کی طرف بیٹا ہونے کی نسبت کرنا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے لہٰذا شادی کارڈ، شناختی کارڈ اور پاسپورٹ وغیرہ ہر جگہ حقیقی باپ ہی کا نام لکھا اور بولا جائے۔ یاد رکھیے! ماں کو طَلاق دینے والے "باپ" سے اولاد کا رِشتہ ختم نہیں ہو جاتا، بطورِ باپ اب بھی اُس کی خدمت کرنی ہو گی اگرچہ ماں ناراض ہوتی ہو، اگر ماں کے کہنے میں آ کر کسی نے باپ کی حق تلفی کی تو وہ سخت گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہے۔ اگر کسی سے ایسی غلطی ہوئی ہو تو اُسے چاہیے کہ توبہ کرے اور باپ اگر زندہ ہو تو اس سے معافی بھی مانگے، اگر باپ کا اِنتقال ہو گیا ہو تو پھر کثرت سے اس کے لیے اِسْتِغفار اور مَغْفِرت کی دُعا کرے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنے والدین کا خدمتگار اور فرمانبردار بنائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم[2]

---

1. مسلم، کتاب العتق، باب تحریم تولی العتیق...الخ، ص۶۲۳، حدیث: ۳۷۹۴ دار الکتاب العربی بیروت
2. والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے کے بارے میں مزید تفصیلات جاننے کے لیے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "سمندری گنبد" کا مطالعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

مُطیع اپنے ماں باپ کا کر میں انکا
ہر اِک حکم لاؤں بجا یاالٰہی (وسائلِ بخشش)

لے پالک بچے کی وَلدیت تبدیل کرنا کیسا؟

سُوال: لے پالک بچے یا بچی کے نام کے ساتھ پرورش کرنے والے کا اپنا نام بطورِ وَلدیت بولنا یا لکھنا کیسا ہے؟

جواب: لے پالک بچہ یا بچی لے کر اس کے حقیقی باپ کی جگہ پرورش کرنے والے کا اپنے آپ کو اس کا حقیقی باپ ظاہر کرنا، لکھنا اور لکھوانا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ پرورش کرنے اور منہ بولا بیٹا یا بیٹی کہہ دینے سے وہ حقیقی بیٹا یا بیٹی نہیں بن جاتے قرآنِ کریم میں اس کی ممانعت آئی ہے چنانچہ پارہ 21 سورۃُ الۡاَحۡزاب کی آیت نمبر 4 اور 5 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَمَاجَعَلَ اَدۡعِیَآءَکُمۡ اَبۡنَآءَکُمۡ ؕ ذٰلِکُمۡ قَوۡلُکُمۡ بِاَفۡوَاهِکُمۡ ؕ وَاللّٰهُ یَقُوۡلُ الۡحَقَّ وَهُوَ یَهۡدِی السَّبِیۡلَ ۝۴ اُدۡعُوۡهُمۡ لِاٰبَآئِهِمۡ هُوَ اَقۡسَطُ عِنۡدَ اللّٰهِ ۚ

ترجمۂ کنزالایمان: اور نہ تمہارے لیے پالکوں کو تمہارا بیٹا بنایا یہ تمہارے اپنے منہ کا کہنا ہے اور اللہ حق فرماتا ہے اور وہی راہ دکھاتا ہے۔ انہیں ان کے باپ ہی کا کہہ کر پکارو یہ اللہ کے نزدیک زیادہ ٹھیک ہے۔

یاد رکھیے! مُنہ بولے بھائی بہن، منہ بولے ماں بیٹے اور منہ بولے باپ بیٹی میں بھی پردہ ہے حتّٰی کہ لے پالک بچہ جب مرد و عورت کے مُعاملات سمجھنے لگے تو

www.dawateislami.net

اس سے بھی پردہ ہے اَلبتہ دودھ کے رِشتوں میں پردہ نہیں مثلاً رَضاعی ماں بیٹے اور رَضاعی بھائی بہن میں پردہ نہیں لہٰذا لے پالک بچّے کو ہجری سن کے مطابق دو سال کی عمر کے اندر اندر عورت اپنا یا اپنی سگی بہن یا سگی بیٹی یا سگی بھانجی کا کم از کم ایک بار دودھ اس طرح پلا دے کہ اس بچّے کے حَلْق سے نیچے اُتر جائے۔ اگر بچی گود لینا ہو تو شوہر سے رَضاعت کا رِشتہ قائم کرنے کے لیے شوہر کی بہن یا بھانجی یا بھتیجی کا دودھ اسے پلا دیا جائے۔ اس طرح اب جن جن سے دودھ کا رِشتہ قائم ہوا اُن سے پردہ واجِب نہ رہا۔ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت فرماتے ہیں: بحالتِ جوانی یا اِحتمالِ فتنہ پردہ کرنا ہی مناسب ہے کیونکہ عوام کے خیال میں اس (دودھ کے رشتے) کی ہیبت بہت کم ہوتی ہے۔[1] یہ یاد رہے کہ ہجری سِن کے حساب سے دو برس کے بعد بچّہ یا بچّی کو اگرچہ عورت کا دودھ پلانا حرام ہے۔ مگر ڈھائی برس کے اندر اگر دودھ پلائے گی تو رَضاعت (یعنی دودھ کی رِشتہ داری) ثابت ہو جائے گی۔

بَہُو کا اپنے سُسَر کو ”ابّا جان“ کہنا کیسا؟

سُوال: کیا بَہُو اپنے سُسَر کو ”ابّا جان“ کہہ سکتی ہے؟

جواب: بَہُو اپنے سُسَر کو ”ابّا جان“ کہہ سکتی ہے۔ اگر عام لوگ بھی کسی شخص کو اپنا ”حقیقی والِد“ ظاہر نہ کریں صِرف یوں ہی ”ابّا جان“ کہہ کر پکاریں جب بھی

مدینہ

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۲ / ۲۳۵، ماخوذ اًرضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیا لاہور

www.dawateislami.net

حرج نہیں جیسا کہ بعض عُمر رَسیدہ لوگوں کو سب ”ابّا جان“ کہہ کر پکارتے ہیں تو ایسوں کو ”ابّا جان“ کہہ کر مخاطِب ہونے میں کوئی مُضایقہ نہیں۔

صرف ماں کے سیِّدہ ہونے سے اولاد سیِّد نہیں ہوتی

سُوال: جس کا والد سیِّد نہ ہو لیکن والدہ سیدہ ہو تو وہ اپنے آپ کو سید کہہ یا کہلوا سکتا ہے؟

جواب: جس کا والد سیِّد نہ ہو اگرچہ والدہ سیدہ ہو تو وہ اپنے آپ کو سید نہیں کہہ یا کہلوا سکتا کیونکہ شریعتِ مطہرہ میں نَسَب (یعنی خاندان کا سلسلہ) والد سے ہوتا ہے نہ کہ والدہ سے۔[1] اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن اَحْسَنُ الْوِعَاءِ لِآدَابِ الدُّعَا میں فرماتے ہیں: بعض سُفہائے بے عقل جن کا باپ شیخ یا اور قوم سے ہے، صرف ماں کے سیِّدانی ہونے پر سیِّد بن بیٹھتے ہیں اور اس بنا پر اپنے آپ کو سیِّد کہتے کہلاتے ہیں۔ یہ بھی محض جہالت و معصیت اور وہی دوسرے باپ کو اپنا باپ بنانا ہے۔ شرع مطہر میں نَسَب باپ سے لیا جاتا ہے نہ (کہ) ماں سے۔[2]

فتاویٰ رضویہ جلد 23 صفحہ 198 پر ہے: جو واقع میں سیِّد نہ ہو اور دِیدہ و دَانستہ (یعنی جان بوجھ کر) سید بنتا ہو وہ مَلعُون (لعنت کیا گیا) ہے، نہ اس کا فرض قبول ہو نہ نفل۔ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: جو کوئی اپنے باپ کے

---

1. سادات کرام کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ رسالہ ”ساداتِ کرام کی عظمت“ کا مطالعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)
2. فضائلِ دُعا، ص ۲۸۵ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

سِوا کسی دوسرے کی طرف اپنے آپ کو مَنْسُوب کرنے کا دعویٰ کرے یا کسی غیر والی کی طرف اپنے آپ کو پہنچائے تو اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے فَرائض اور نَوافِل قبول نہ فرمائے گا۔[1]

فیضانِ سُنَّت کے دَرْس کی اَہمیت و فضیلت

سُوال: "فیضانِ سُنَّت" کے دَرْس کی اَہمیت و فضیلت بیان فرما دیجیے۔

جواب: تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی چاہتی ہے کہ ہر مسلمان کا یہ مدنی مقصد بن جائے کہ "مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اس عظیم مدنی مقصد میں کامیابی کے حصول کے لیے "فیضانِ سنّت" کے دَرْس کو بنیادی اَہمیت حاصل ہے کہ اس سے جہاں اپنی اِصلاح ہوتی ہے وہیں دوسروں کی اِصلاح کا بھی خوب سامان ہوتا ہے۔ اگر کسی کے دَرْس دینے سے کوئی راہِ راست پر آکر ہدایت پا گیا تو دَرْس دینے والے کے بھی وارے نیارے ہو جائیں گے چنانچہ سرکارِ دو عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے ذَرِیعے کسی ایک کو بھی ہدایت دے دے تو یہ تمہارے لیے سُرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔[2]

مدینہ

1 ...... مسلم، کتاب العتق، بابُ تَحْرِیمِ تَوَلِّي الْعَتِیقِ... الخ، ص ۶۲۳، حدیث: ۳۷۹۴

2 ...... مُسلِم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل علی بن أبي طالب، ص ۱۰۰۷، حدیث: ۶۲۲۳

www.dawateislami.net

"فیضانِ سنّت" کا دَرْس دینے یا سننے سے خیر و بھلائی کی باتیں سیکھنے اور سکھانے کا موقع ملتا ہے اور خیر و بھلائی کی باتیں سیکھنے سکھانے والوں کی بھی کیا خوب شان ہے چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا علّامہ جلالُ الدِّین سیوطی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی "شَرحُ الصُّدور" میں نقل فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وحی فرمائی کہ "اے موسیٰ! بھلائی کی باتیں خود بھی سیکھو اور لوگوں کو بھی سکھاؤ، میں بھلائی سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو روشن فرماؤں گا تاکہ انہیں کسی قسم کی وَحشت نہ ہو۔"[1]

"فیضانِ سُنّت" کا دَرْس دینے سے لوگوں کے عَقائد و اَعمال کی اِصلاح ہوتی اور ان تک اسلامی باتیں پہنچتی ہیں تو یہ ایک ایسا عمل ہے جس پر جنّت کی بشارت عطا فرمائی گئی ہے چنانچہ مالکِ کوثر و جنّت، محبوبِ ربّ العزت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جو شخص میری اُمّت تک کوئی اسلامی بات پہنچائے تاکہ اُس سے سُنّت قائم کی جائے یا اُس سے بدمذہبی دُور کی جائے تو اس کے لیے جنّت ہے۔[2]

"فیضانِ سُنّت" کا دَرْس دینے سے نیکی کی دعوت عام ہوتی اور بُرائیوں کا خاتمہ ہوتا ہے اور نیکی کی دعوت عام کرنے اور بُرائیوں سے روکنے والوں کے

مدینہ

1 ...... شرح الصدور، باب احادیث الرسول فی عدۃ امور، ص ۱۵۸ مرکز اہلسنّت گجرات ہند

2 ...... حلیۃ الاولیا، ابراھیم الھروی، ۱۰/ ۴۵ حدیث: ۱۴۴۶۶

www.dawateislami.net

لیے اَجر و ثواب کے بھی کیا کہنے! چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کی: اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! جو اپنے بھائی کو نیکی کا حکم کرے اور بُرائی سے روکے اُس کی جزا کیا ہے؟ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اِرشاد فرمایا: میں اُس کے ہر ہر کلمے کے بدلے ایک ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھتا ہوں اور اُسے جہنم کا عذاب دینے میں مجھے حیا آتی ہے۔[1]

"فیضانِ سُنَّت" کا دَرس دینے اور سننے سے عِلم میں اِضافہ ہوتا ہے اور یہ کم وقت میں زیادہ علمِ دِین حاصل کرنے کا ایک بہترین ذَریعہ ہے۔ آج ہماری اکثریت علمِ دِین سے دُور ہوتی جا رہی ہے، بدقسمتی سے مسلمانوں کی اکثریت کے پاس اِتنا وقت نہیں کہ وہ کسی مدرسے یا جامعہ میں داخلہ لے کر باقاعدہ علمِ دِین حاصل کرے، تو ایسے حالات میں "فیضانِ سنَّت" کا دَرس دینا اور سننا بھی غنیمت ہے۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گناہوں سے خود کو بچانے، نیکیوں کا جذبہ پانے اور نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے کے لیے تبلیغِ قرآن و سنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر مسجد، گھر، دُکان اور

---

1 ...... مُکَاشَفَۃُ القلوب، الباب الخامس عشر فی الأمر بالمعروف... الخ، ص ٤٨ دار الکتب العلمیہ بیروت

2 ...... دِینی مدارس سے تعلق رکھنے والوں کو بھی فیضانِ سنَّت سے دَرس دینے اور سننے کی عادت بنانی چاہیے کہ اس سے جہاں معلومات حاصل ہوتی ہیں وہیں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے ڈھیروں ڈھیر برکتیں بھی نصیب ہوتی ہیں۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

بازار وغیرہ جہاں جہاں سہولت ہو خوب خوب فیضانِ سنَّت سے دَرس دیجئے اور سنئے، یہ مدنی اِنعامات میں سے ایک مدنی اِنعام بھی ہے کہ "کیا آج آپ نے فیضانِ سنَّت سے دو دَرس (مسجد، گھر، دُکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) دیئے یا سنے؟ (دو میں سے گھر کا ایک دَرس ضروری ہے۔)" اس مدنی اِنعام پر عمل کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر طرف نیکی کی دعوت کی دھوم مچ جائے گی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں دَرس دینے اور سننے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کی برکتوں سے مالا مال فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

عمل کا ہو جذبہ عطا یاالٰہی
گناہوں سے مجھ کو بچا یاالٰہی
سعادت ملے درسِ فیضانِ سنَّت
کی روزانہ دو مرتبہ یاالٰہی (وسائلِ بخشش)

فیضانِ سُنَّت کے دَرس سے روکنا کیسا؟

سُوال: بعض مَساجِد کی اِنتظامیہ بِغیر کسی مَعْقول وجہ کے "فیضانِ سُنَّت" کا دَرس نہیں دینے دیتی، ان کا ایسا کرنا کیسا ہے؟

جواب: مَساجِد اللہ عَزَّوَجَلَّ کا گھر ہیں جیسا کہ پارہ 29 سورۃُ الجِن کی آیت نمبر 18 میں خُدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے: ﴿وَّ اَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: "اور یہ کہ مسجدیں اللہ ہی کی ہیں۔" لہٰذا جو شخص بِلااجازتِ شرعی مسجد کی رونق

www.dawateislami.net

بڑھانے والے جائز و مُسْتَحْسَن کام مثلاً مدرَسہ اور دَرس وغیرہ سے روکے گا وہ آخرت میں اس کا جوابدہ ہو گا کیونکہ مَساجد بنائی ہی اِن کاموں کے لیے جاتی ہیں جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا علّامہ عبدُ اللہ بن احمد بن محمود نسفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: مَساجد عبادت کرنے اور ذِکر کرنے کے لیے بنائی گئی ہیں اور علم کا دَرس بھی ذِکر میں داخِل ہے۔(1)

آج کے اس پُرفِتَن دور میں فیضانِ سنَّت کا دَرس دینے اور سننے کی بہت اَشد ضرورت ہے کیونکہ گناہوں کی یلغار، ذَرائع ابلاغ میں فحاشی کی بھرمار اور فیشن پرستی کی پھٹکار کئی مسلمانوں کو بے عمل بناچکی ہے، نیز علمِ دِین سے دُوری اور ہر خاص و عام کا رُجحان صرف دُنیوی تعلیم کی طرف ہونے کی وجہ سے ہر طرف جہالت ہی جہالت ہے، لادِینیت و بدمذہبیت کا سیلاب تباہیاں مچا رہا ہے، گلشنِ اسلام پر خزاں کے بادل مَنڈلا رہے ہیں، کتنے ہی ایسے نمازی ہیں جنہیں صحیح معنوں میں نماز پڑھنا نہیں آتی، نماز کے رکوع و سجود پورے نہیں کرتے حالانکہ نماز میں رکوع و سجود پورے نہ کرنے والے کو حدیثِ پاک میں نماز کا چور فرمایا گیا ہے چنانچہ تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: لوگوں میں بدترین چور وہ ہے جو اپنی نماز میں چوری کرے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

مدینہ

1 ...... تفسیرِ نسفی، پ۱۰، التوبہ، تحت الآیۃ: ۱۸، ص ۴۲۹ دار المعرفہ بیروت

www.dawateislami.net

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نماز کا چور کون ہے؟ اِرشاد فرمایا:وہ جو نماز کے رکوع اور سجدے پورے نہ کرے۔[1] ایسی صورتِ حال میں ہمیں لوگوں کو حکمتِ عملی اور نرمی سے دَرس کی اَہمیت سمجھانی چاہیے۔

یاد رہے کہ مسجد میں ''فیضانِ سُنَّت'' کا دَرس دینے سے جہاں لوگوں کے عقائد و اَعمال کی اِصلاح ہوتی اور انہیں علمِ دِین سیکھنے سکھانے کا موقع ملتا ہے وہاں مَساجِد بھی آباد ہوتی ہیں۔ یہ مسئلہ بھی ذہن نشین کر لیجیے کہ مَساجد میں دَرس سے روکنا گویا مَساجد کو ویران کرنے کی کوشش کرنا ہے اور مَساجد کو ویران کرنے والوں کے لیے پارہ 1 سورۃُ البقرہ کی آیت نمبر 114 میں خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عبرت نشان ہے:﴿ وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ یُّذْكَرَ فِیْهَا اسْمُهٗ وَ سَعٰى فِیْ خَرَابِهَاؕ ﴾ترجَمۂ کنزُالایمان:اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ کی مسجدوں کو روکے ان میں نامِ خدا لئے جانے سے اور ان کی ویرانی میں کوشش کرے۔

اِس آیتِ مُبارَکہ کے تحت صدرُ الْاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدِّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْہَادِی فرماتے ہیں:''ذِکر'' نماز، خطبہ، تسبیح، وعظ، نعت شریف سب کو شامل ہے اور ذِکرُ اللہ کو منع کرنا ہر جگہ بُرا ہے۔ خاص کر مسجدوں میں جو اسی کام کے لئے بنائی جاتی ہیں۔ جو شخص مسجد کو ذِکر و نماز سے مُعَطَّل کر دے (یعنی مسجد میں ذِکر و اَذکار اور نماز نہ ہونے دے تو) وہ مسجد کا ویران کرنے والا اور

مدینہ

1 ...... مُسندِ امام احمد، مسند الأنصار، ۸/۳۸۶، حدیث: ۲۲۷۰۵

www.dawateislami.net

بہت ظالم ہے۔[1] اَلبتہ وہ لوگ جو قرآن و سُنَّت کا جھانسا (دھوکا) دے کر مسلمانوں میں بدمذہبی پھیلاتے اور انہیں سیدھے راستے سے ہٹاتے ہیں انہیں مَساجد میں بیان وغیرہ سے روکنا جائز بلکہ ضَروری ہے چنانچہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنَّت، مجدِّدِ دین و ملَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: بِلاشُبہ علمائے اہلسنَّت پر اِعانتِ سنَّت (یعنی سنَّت کی حمایت) و اہانتِ بدعت (یعنی بدعت کی توہین) تحریراً و تقریراً بقدرِ قدرت فرضِ اَہم و اعظم ہے اور ہر مُوذی (اذیت دینے والے) کو مسجد سے نکالنا بشرطِ اِستطاعت واجب، اگرچہ صرف زبان سے اِیذا (تکلیف) دیتا ہو خصوصاً وہ جس کی اِیذا مسلمانوں میں بدمذہبی پھیلانا اور اِضلال واِغْوا (گمراہ کرنا اور وَرغلانا) ہو۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! علمِ دِین سیکھنے سکھانے کے جذبے کے تحت ہر مسلمان خواہ وہ امام مسجد ہو یا مؤذِّن، مسجد کی کمیٹی کے صدر صاحب ہوں یا چیئر مین، سیکریٹری ہوں یا خزانچی، ڈاکٹر ہوں یا انجینئر اَلغَرَض دِینی و دُنیوی کسی بھی شعبے سے وابستہ ہو اسے اپنا یہ مَدَنی ذہن بنانا چاہیے کہ ”مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے، اِنْ شَآءَ الله عَزَّوَجَلَّ۔“ اس عظیم مَدَنی مقصد کے حصول میں کامیابی پانے کا ایک بہترین ذَریعہ فیضانِ سُنَّت سے

مدینہ

1 ...... خزائن العرفان، پ۱، البقرہ، تحت الآیۃ:۱۱۴ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۴/ ۵۹۵

www.dawateislami.net

دَرس دینا اور سننا بھی ہے لہٰذا جو اسلامی بھائی دَرس دے سکتے ہیں وہ اپنی مَساجد اور گھروں میں دَرس دے کر اور جو نہیں دے سکتے وہ دَرس میں شامل ہو کر خوب خوب نیکی کی دعوت کو عام کر کے اس کی بر کتیں لوٹنے کی کوشش کریں۔

مَساجد میں دَرس دینے اور مدرسۃُ الْمدینہ بالِغان لگانے والوں کو چاہیے کہ اپنی آواز اتنی بلند نہ کریں جس سے دِیگر نمازیوں اور تلاوت کرنے والوں کو تشویش ہو اور نہ ہی نمازیوں کے چہرے کی سیدھ میں دَرس دیں۔ اسی طرح رات بہت دیر تک مدرسے کے نام پر مسجد میں بیٹھے رہنے، ہنسی مذاق کرنے، لائٹوں اور پنکھوں کا بیجا اِستعمال کرنے، موبائل فون charge کرنے، بِلا اجازتِ شرعی کمیٹی اور امام و مؤذن صاحبان کے خلاف گفتگو کرنے سے سختی سے پرہیز کریں۔ ہمیں دَرسِ فیضانِ سنّت اور مدرسۃُ الْمدینہ بالِغان کے ذریعے نیکی کی دعوت عام کرنی ہے تو یہ عظیم مدنی کام شریعت و حکمت کے دائرے میں رہ کر ہونا چاہیے۔ ایسی بھی مَساجد ہیں کہ جن میں پہلے دَرس دینے اور مدرسۃُ الْمدینہ بالِغان لگانے کی اجازت نہیں تھی مگر اسلامی بھائیوں کی محبت بھری اِنفرادی کوششوں سے دَرس دینے ، مدرسۃُ الْمدینہ بالِغان لگانے اور مدنی قافلے ٹھہرانے کی بھی اجازت مل گئی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں مَساجد آباد کرنے والا بنائے اور ہر اس کام سے بچائے جو مَساجد کی ویرانی کا سبب بنے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

www.dawateislami.net

دَرْس سے روکنے والوں کو کیسے راضی کیا جائے؟

سُوال: ”فیضانِ سُنَّت“ کے دَرْس سے روکنے والوں کو کیسے راضی کیا جائے؟

جواب: ”فیضانِ سُنَّت“ کے دَرْس سے روکنے والوں کو درس کی اَہمیت اور اس کے فَوائد وبرکات بتا کر حکمتِ عملی اور نرمی کے ساتھ سمجھانے کی کوشش کی جائے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہو گا جیسا کہ پارہ 27 سورۃُ الذّٰرِیٰت کی آیت نمبر 55 میں خُدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے: ﴿ وَّ ذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ(۵۵) ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور سمجھاؤ کہ سمجھانا مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے۔

دَرْس سے روکنے والوں کا یوں ذہن بنایا جائے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ فیضانِ سنَّت کا دَرس دینے سے بھلائی پھیلتی اور بُرائی مٹتی ہے آپ مسجد میں دَرْس شروع کروا کر بھلائی پھیلانے اور بُرائی مٹانے کا ذَریعہ بنیں کہ ایسے لوگوں کو حدیثِ پاک میں مُبارکباد سے نوازا گیا ہے چنانچہ سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے: کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو بھلائی کے پھیلنے اور بُرائی کو روکنے کا ذَریعہ ہوتے ہیں اور کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو بُرائی پھیلنے اور بھلائی میں رکاوٹ کا ذَریعہ ہوتے ہیں مبارک ہیں وہ لوگ جنہیں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے خیر کے پھیلنے کا ذَریعہ بنایا۔[1]

بہر حال آپ کے سمجھانے اور دَرس کے فَضائل وبَرکات بتانے کے باوجود بھی

مدینہ

[1] ...... ابنِ ماجه، کتاب السنة، باب من کان مفتاحاً للخیر، ۱/۱۵۵، حدیث: ۲۳۷ دار المعرفه بیروت

www.dawateislami.net

اجازت نہ ملے تو مسجد کی بااثر شخصیات سے دَرسِ فیضانِ سُنَّت کی اجازت دِلوانے کی ترکیب بنائی جائے۔ اگر پھر بھی کام نہ بنے تو بحث و مُباحثہ کرنے کے بجائے صبر سے کام لیجیے اور پانچوں نمازیں ممکنہ صورت میں اسی مسجد میں ادا کیجیے اور نمازوں کے بعد کمیٹی کے اَراکین اور دِیگر نمازیوں سے خندہ پیشانی سے ملاقات کیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کبھی نہ کبھی راہ ضرور ہموار ہو جائے گی۔

کَھجور سے روزہ افطار کرنے میں حکمت

سُوال: کَھجور سے روزہ اِفطار کرنے میں کیا حکمت ہے؟

جواب: کَھجور سے روزہ اِفطار کرنا سنَّت ہے اور سنَّت میں یقیناً حِکمت ہی حِکمت ہے اگرچہ ہمیں اس کے بارے میں عِلم نہ ہو۔ حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نَماز سے پہلے تَر کَھجوروں سے روزہ اِفطار فرماتے، تَر کَھجوریں نہ ہوتیں تو چند خشک کَھجوروں (یعنی چُھواروں) سے اور یہ بھی نہ ہوتیں تو چند چُلُّو پانی پیتے۔[1] لہٰذا جب بھی روزہ اِفطار کریں تو اس سنَّت پر عمل کی نیت سے تَر کَھجور سے روزہ اِفطار کریں، یہ نہ ہو تو چُھوارے سے، یہ بھی موجود نہ ہو تو پھر پانی سے روزہ اِفطار کر لیں کہ یہ ہمارے میٹھے میٹھے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی میٹھی میٹھی سُنَّت ہے۔

کَھجور سے روزہ اِفطار کرنے میں ایک حِکمت یہ ہے کہ کَھجور میٹھی ہوتی ہے اور

مدینہ

[1]...... ابوداود، کتاب الصوم، باب مایفطر علیہ، ۲/۴۴۷، حدیث: ۲۳۵۶ دار احیاء التراث العربی بیروت

www.dawateislami.net

خالی پیٹ میٹھی چیز کھانا صحّت کے لیے خصوصاً نظر کے لیے مُفید ہے۔
کَھجور سے روزہ اِفطار کرنے میں ایک حِکمت یہ بھی ہے کہ روزے میں چونکہ دن بھر پیٹ خالی ہوتا ہے جس کی وجہ سے روزہ دار کو کمزوری محسوس ہوتی ہے تو اِفطار کے وقت اُس کے لیے کَھجور بَہُت مفید ہے کیونکہ یہ غذائیت سے بھرپُور ہے۔ اس کے کھانے سے جَلد توانائی بحال ہو جاتی ہے۔
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جیسے ہی سورج غروب ہونے کا یقین ہو جائے تو فوراً کوئی چیز کھا یا پی لیجئے مگر کَھجور یا چُھوارا یا پانی سے اِفطار کرنا سُنَّت ہے۔ اِفطار کے بعد دُعا بھی ضرور مانگیے کہ یہ سنَّت ہے اور اس کی بڑی فضیلت آئی ہے جیسا کہ نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَهُ الْکَرِیْم سے فرمایا: اے علی! جب تو ماہِ رمضان میں روزہ دار ہو تو اِفطار کے بعد یوں دُعا کر: ”اَللّٰھُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تجھ پر بھروسا کیا اور تیرے دیئے ہوئے رزق سے اِفطار کیا۔“ یُكْتَبُ لَكَ مِثْلُ مَنْ كَانَ صَائِمًا مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ تو تیرے لیے تمام روزہ داروں کی مِثْل اَجر لکھا جائے گا اور ان کے اَجر میں بھی کچھ کمی نہ ہوگی۔[1]

---

[1] ...... مسند الحارث، كتاب الوصايا، باب وصية سيدنا رسول الله صلَّى الله عليه وسلم، ۱/۵۲۶، حديث: ۴۶۹ مركز خدمة السنة والسيرة النبوية – المدينة المنورة

www.dawateislami.net

”حلیم“ کو ”کھچڑا“ کہنے کی وجہ

سُوال: ایک مشہور کھانا جسے ”حلیم“ کہا جاتا ہے، مگر بعض لوگ اسے ”کھچڑا“ کہتے ہیں اور دوسروں کو بھی اسے ”کھچڑا“ کہنے کی ترغیب دِلاتے ہیں، اِس میں کیا حِکمت ہے؟

جواب: ”کھچڑے“ کو ”حلیم“ کہنا بھی جائز ہے مگر چونکہ ”حَلِیْم“ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ایک صِفاتی نام ہے اس لیے کھانے کی چیز کے لیے یہ لفظ اِستِعمال نہیں کرنا چاہیے۔ اِس غذا کو اُردو میں ”کھچڑا“ بھی کہتے ہیں لہٰذا اس کے لیے یہی لفظ اِستِعمال کیا جائے۔ بعض اوقات کسی دُنیوی شے پر مُتبرّک اَلفاظ نہ بولنا بھی اَدب ہوتا ہے، اِس ضمن میں ایک حکایت مُلاحظہ کیجیے چنانچہ تذکرۃُ الْاَولیا میں ہے: حضرتِ سیِّدُنا بایزید بسطامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی نے ایک بار سُرخ رنگ کا سیب ہاتھ میں لے کر فرمایا: یہ تو بہُت ہی ”لطیف“ ہے۔ غیب سے آواز آئی: ہمارا نام سیب کے لیے اِستِعمال کرتے ہوئے حیا نہیں آئی! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چالیس دِن کے لیے اپنی یاد ان کے دِل سے نکال دی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے بھی قسم کھائی کہ اب کبھی بسطام کا پھل نہیں کھاؤں گا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا! آپ نے کہ ”لَطِیْف“ کا ایک لفظی معنیٰ ”عمدہ“ ہے مگر چونکہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا صِفاتی نام بھی ہے اس لیے حضرتِ سیِّدُنا

---

1 ...... تذکرۃُ الاولیا، باب چہاردھم، ذکر بایزید بسطامی، ص ۱۳۴ اِنتشارات گنجینہ تھران

www.dawateislami.net

بایزید بسطامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی کو تنبیہ کی گئی تو اسی طرح "حَلِیْم" بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا صفاتی نام ہے لہٰذا اسے "کھچڑے" کے لیے استعمال نہ کیا جائے۔ جتنا زیادہ ادب کریں گے اتنی ہی زیادہ برکتیں نصیب ہوں گی۔ بہر حال اگر کسی نے اس غذا کو حلیم کہا تو اسے گناہگار نہیں کہا جائے گا، حضرتِ سیِّدُنا بایزید بسطامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی کو ان کے منصبِ ولایت کی وجہ سے تنبیہ فرمائی گئی تھی۔

جو ہے باادب وہ بڑا بانصیب اور
جو ہے بے ادب وہ نہایت بُرا ہے (وسائلِ بخشش)

تفریحاً شکار کرنا کیسا؟

سُوال: کیا شکار کرنا سُنَّت ہے؟ نیز تفریحاً شکار کرنا کیسا ہے؟

جواب: شِکار اگر غِذا یا دَوا یا تجارت کی غَرَض کے لیے کیا جائے تو یہ جائز ہے جبکہ بطورِ تفریح شکار کرنا حرام ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: جو شکار کے پیچھے رہا وہ غافِل ہو گیا۔[1] اِس حدیثِ پاک کے تحت مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: یعنی جو شکار کا شغل اپنا وَطیرہ بنالے کہ محض شوقیہ شکار کھیلتا رہے وہ اللہ کے ذِکر، نماز و جماعت، جمعہ، رِقَّتِ قلب سے محروم رہتا ہے۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی شکار نہ کیا۔ بعض صحابہ نے شکار کیا ہے مگر شکار کرنا اور ہے اور شکار کا مَشْغَلہ وہ بھی محض شوقیہ

مدینہ

1 ...... مشکاۃ المصابیح، کتاب الامارۃ والقضاء، الفصل الثانی، ۲/ ۹، حدیث: ۳۷۰۱ دار الکتب العلمیہ بیروت

www.dawateislami.net

کچھ اور، شکار کا ذِکر تو قرآنِ کریم میں ہے یہاں مَشْغَلَۂ شوقیہ کا ذِکر ہے لہٰذا یہ حدیث حکمِ قرآن کے خلاف نہیں۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیثِ پاک اور اس کی شرح سے معلوم ہوا کہ نہ تو شکار کرنا سنَّت ہے اور نہ ہی تفریحاً شکار کرنے کی اجازت۔ بہر حال اگر کسی نے تفریحاً شکار کیا تو اس کا یہ فِعل (یعنی شکار کرنا) حرام ہے مگر جو مچھلی یا حلال جانور جس کا شکار کیا گیا اُسے کھانا حلال ہے جیسا کہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: کسی جانور کا شِکار اگر غِذا یا دَوا یا دَفعِ اِیذا یا تجارت کی غرض سے ہو جائز ہے اور جو تفریح کے لئے ہو جس طرح آج کل رائج ہے اور اسی لئے اسے شکار کھیلنا کہتے اور کھیل سمجھتے ہیں اور وہ جو اپنے کھانے کے لئے بازار سے کوئی چیز خرید کر لانا عار جانیں، دُھوپ اور لُو میں خاک اُڑاتے (یعنی آوارہ پھرتے) ہیں، یہ مطلقاً حرام ہے۔ رہی شکار کی ہوئی مچھلی اس کا کھانا ہر طرح حلال ہے اگرچہ فعلِ شکار ان ناجائز صورتوں سے ہوا ہو۔[2]

کیا سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے مہندی لگائی؟

سُوال: مہندی لگانا قولی سُنَّت ہے تو کیا سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے مبارک بالوں میں کبھی بھی مہندی نہیں لگائی؟

مدینہ

1. مرآۃ المناجیح، ۵/ ۳۶۱ ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیا لاہور
2. فتاویٰ رضویہ، ۲۰/ ۳۴۳ ملتقطاً

www.dawateislami.net

جواب: مہندی لگانے کی ضرورت اس وقت پڑتی ہے جب بال سفید ہوں جبکہ ''بخاری شریف'' کی رِوایت کے مطابِق ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی داڑھی مبارک اور سرِ اقدس میں بیس بال بھی سفید نہ تھے۔[1] مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے داڑھی شریف میں کبھی خِضاب نہ کیا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بال خِضاب کی حد تک سفید نہ ہوئے صرف چند بال شریف سفید تھے، چند بار سر شریف میں مہندی لگائی تھی دردِ سر کی وجہ سے۔[2]

سب سے پہلے مہندی کس نے لگائی؟

سُوال: سب سے پہلے مہندی اور کَتَم کا خِضاب کس نے کیا؟ نیز سیاہ خِضاب کس نے شروع کیا؟

جواب: سب سے پہلے مہندی اور کَتَم کا خِضاب حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خلیلُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کیا جبکہ سیاہ خِضاب سب سے پہلے فرعون نے کیا جیسا کہ نبیِّ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: سب سے پہلے مہندی اور کَتَم کا خِضاب حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام

مدینہ

1 ...... بخاری، کتاب المناقب، باب صفۃ النبی صلَّی اللّٰہ علیہ وسلم، ۲/۴۸۷، حدیث: ۳۵۴۸

2 ...... مرآۃ المناجیح، ٦/۱۵۰

www.dawateislami.net

نے کیا اور سب سے پہلے سیاہ خِضاب فرعون نے کیا۔[1]

سفید داڑھی میں مہندی لگانے کی فضیلت

سُوال: کیا سفید داڑھی میں مہندی لگانے کی بھی کوئی فضیلت ہے؟

جواب: جی ہاں۔ حضرتِ سیِّدُنا علّامہ جلالُ الدّین سُیوطی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْقَوِی ”شرحُ الصُّدور“ میں نَقْل فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مرفوعاً رِوایت ہے: جو شخص اس حالت میں فوت ہوا کہ اس نے (کالے خِضاب کے علاوہ مثلاً لال یا زَرد مہندی کا) خِضاب کیا ہوا تھا، منکر، نکیر اس سے قبر میں سوال نہیں کریں گے، منکر کہے گا: اے نکیر! اس سے سوال کرو۔ نکیر جواب دے گا کہ میں اس سے کیسے سوال کروں حالانکہ اس کے چہرے پر اسلام کا نُور ہے۔[2]

خوشی کے موقع پر مَرد کا ہاتھوں میں مہندی لگانا کیسا؟

سُوال: کیا عید یا شادی وغیرہ خوشی کے مَواقع پر مَرد اپنے ہاتھوں میں مہندی لگا سکتے ہیں؟

جواب: مَرد عید یا شادی وغیرہ خوشی کے مَواقع پر بھی اپنے ہاتھوں میں مہندی نہیں لگا سکتے کیونکہ مہندی لگانے سے عورتوں سے مُشابَہت ہوتی ہے اور عورتوں کی مُشابَہت اِختیار کرنا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ حدیثِ پاک میں

مدینہ

1. فردوس الاخبار، باب الألف، ۱/ ۳۵، حدیث: ۷۴ دار الفکر بیروت
2. شرح الصدور، باب من لا یسئل فی القبر، ص ۱۵۲ مرکز اھل سنّت برکات رضا ھند

www.dawateislami.net

ہے کہ بارگاہِ رسالت مآب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں ایک مُخَنَّث کو حاضِر کیا گیا جس نے اپنے ہاتھ پاؤں مہندی سے رنگے ہوئے تھے۔ اِرشاد فرمایا: اِس کا کیا حال ہے؟ (یعنی اِس نے مہندی کیوں لگائی ہے؟) لوگوں نے عرض کی: یہ عورتوں سے مُشابہت کرتا ہے۔ حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حکم فرمایا: اسے شہر بدر کر دو لہٰذا اس کو شہر بدر کر دیا گیا، مدینہ سے نکال کر نَقِیع [1] کو بھیج دیا گیا۔[2]

مَرد تو مَرد چھوٹے بچوں کو بھی مہندی لگانے کی مُمانعت ہے لہٰذا والدین کو چاہیے کہ وہ اپنے چھوٹے بچّوں کے ہاتھ پاؤں مہندی سے نہ رنگیں کہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: بِلا ضرورت چھوٹے بچوں کے ہاتھ پاؤں میں مہندی نہیں لگانی چاہیے، عورتوں کو ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا جائز ہے۔[3] ہاں بچیوں کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانے میں حرج نہیں جیسا کہ صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: لڑکیوں کے ہاتھ

---

1 ...... "نَقِیع" مدینۂ منوّرہ کے باہر ایک جنگل ہے جہاں اہلِ مدینہ کے جانور چرا کرتے تھے۔ اس مخنث کو اس لیے نکال دیا تا کہ اہلِ مدینہ اس کی صحبت سے بچیں اور اسے عبرت ہو اور توبہ کرے اور پھر واپس آجائے۔ یہ مطلب نہیں کہ اسے اس حرکت سے منع نہیں فرمایا گیا یہ نکالنا عملی ممانعت ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/۱۸۷)

2 ...... ابو داود، کتاب الادب، باب فی الحُکمِ فی المُخَنَّثِین، ۴/۳۶۸، حدیث: ۴۹۲۸

3 ...... فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب العشرون فی الزینۃ... الخ، ۵/۳۵۹ دار الفکر بیروت

www.dawateislami.net

پاؤں میں (مہندی) لگا سکتے ہیں جس طرح ان کو زیور پہنا سکتے ہیں۔[1]

بچّے کو دودھ پلانے سے عورت کا وُضُو نہیں ٹوٹتا

سُوال: کیا بچّے کو دودھ پلانے سے عورت کا وُضُو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: بچّے کو دودھ پلانا نواقضِ وضو (یعنی وہ چیزیں جو وضو کو توڑ دیتی ہیں ان) میں سے نہیں لہٰذا بچّے کو دودھ پلانے سے عورت کا وُضُو نہیں ٹوٹتا۔

رِزق میں برکت کا وظیفہ

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت" کے صفحہ 128 پر ہے: ایک صحابی (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) خدمتِ اقدس (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) میں حاضر ہوئے اور عرض کی: دُنیا نے مجھ سے پیٹھ پھیر لی۔ فرمایا: کیا وہ تسبیح تمہیں یاد نہیں جو تسبیح ہے ملائکہ کی اور جس کی برکت سے روزی دی جاتی ہے۔ خلقِ دُنیا آئے گی تیرے پاس ذَلیل و خوار ہو کر، طلوعِ فجر کے ساتھ سو بار کہا کر "سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحٰنَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ" اُن صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو سات دن گزرے تھے کہ خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی: حضور! دُنیا میرے پاس اس کثرت سے آئی، میں حیران ہوں کہاں اُٹھاؤں کہاں رکھوں! (لسان المیزان، حرف العین، ۴/۳۰۴، حدیث: ۵۱۰۰، زرقانی علی المواھب، ذکر طبہ صلی اللہ علیہ وسلم من داء الفقر، ۹/۴۲۸ واللفظ لہ)

1 ...... بہارِ شریعت، ۳/۵۹۶، حِصّہ: ۱۶ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

فہرست

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
21	صرف ماں کے سیِّدہ ہونے سے اولاد سیِّد نہیں ہوتی	2	دُرُود شریف کی فضیلت
22	فیضانِ سُنَّت کے دَرْس کی اَہمیت و فضیلت	2	مسجد کے دائیں کونے میں دو معلّق تخت
25	فیضانِ سُنَّت کے دَرْس سے روکنا کیسا؟	6	قُطبِ عالَم کی عجیب کرامت
30	دَرْس سے روکنے والوں کو کیسے راضی کیا جائے؟	7	فاسِقِ مُعْلِن کو عملیات کی وجہ سے ولی کہنا کیسا؟
31	کھجور سے روزہ اِفطار کرنے میں حکمت	11	ولی ہونے کے لیے اِیمان و تقویٰ شرط ہے
33	”حلیم“ کو ”کھچڑا“ کہنے کی وجہ	13	کرامات کا ظہور خاتمہ بِالْاِیمان کے لیے سَنَد نہیں
34	تفریحاً شکار کرنا کیسا؟	14	اَورادِ عطّاریہ کی مدنی بہار
35	کیا سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے مہندی لگائی؟	16	سر یا چہرے پر تھپڑ مارنا کیسا؟
36	سب سے پہلے مہندی کس نے لگائی؟	17	وَلدیت تبدیل کرنے کا حکم
37	سفید داڑھی میں مہندی لگانے کی فضیلت	18	شادی کارڈ میں قصداً کسی اور کا نام بطورِ باپ لکھنا کیسا؟
37	خوشی کے موقع پر مَرد کا ہاتھوں میں مہندی لگانا کیسا؟	19	لے پالک بچے کی وَلدیت تبدیل کرنا کیسا؟
39	بچّے کو دودھ پلانے سے عورت کا وُضو نہیں ٹوٹتا	20	بَہُو کا اپنے سُسَر کو ”ابّا جان“ کہنا کیسا؟

www.dawateislami.net

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ؕ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ''**فکرِ مدینہ**'' کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنْعامات** کا رِسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ۔ اپنی اِصلاح کے لیے ''**مَدَنی اِنْعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے ''**مَدَنی قافلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

مدنی چینل

ISBN 978-969-631-771-5
0126227

مکتبۃ المدینہ
MAKTABA TUL MADINAH
MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net